بات سچی، کہنے والے جھوٹے

ایک خط اس مضمون کا ملا کہ آج دفتر سکول میں بیٹھا تھا کہ ڈاک آگیا۔ ضروری خطوط پڑھنے کے بعد وہ پمفلٹ پڑھے جو موصول ہوئے تھے یعنی اب ہمارے تعلیمی ادارے بھی قادیانی حضرات کے نشانے بننے لگے اس سلسلے میں کوئی رہنمائی۔

ادارہ ترجمان القرآن واضح کرتا ہے کہ لیف لیٹ حسب ذیل تھے۔ ا۔ "کلمہ طیبہ کی توہین کے مرتکب کون ہیں؟" ۲۔ "حضرت محمد مصطفیٰؐ سے مرزا غلام احمد قادیانی کی بے مثال محبت"۔ ہماری توجہ سب سے زیادہ کلمہ طیبہ والے پمفلٹ پر رہی، جس میں بڑا مغالطہ انگیز استدلال کیا گیا ہے اور اس کا جو تمثیلی جواب ہم نے دیا ہے وہ دوسرے لیف لیٹ پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔

اب حقیقتِ حالات کو سمجھانے کے لیے میں ایک تمثیلی صورت سامنے رکھتا ہوں۔ فرض کیجیے کہ میرے پاس کوئی قیمتی خزانہ ہو، اور میں نے ایک گروہ کو اس خزانے کو حاصل کرنے کے لیے نقب لگاتے دیکھا ہو، وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہوں، اور بعد میں دعویٰ کریں کہ ہم تو اس خزانے کو لوٹنے نہیں گئے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کسی کو اغوا کرنا مطلوب تھا، ہم تو اس مبارک خزانہ ماضی کے گرد سیسے کی

اینٹیں لگا کر محفوظ کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ ایسے کئی خزانے لوٹ چکے ہوں اور کئی شناخت کنندگان اور بھولے بھالے عوام کو اغوا کر چکے ہوں۔ چنانچہ روشنی ہونے کے ساتھ مسجد میں جب لوگوں نے اس وقوعہ کا حال سُنا تو ایک مجمع اُمڈ پڑی۔ ان میں سے یکایک ایک آدمی نکلا اور اس نے کہا کہ انہی ظالموں نے دو سال قبل میرا نوجوان بیٹا اغوا کیا تھا۔ پھر ایک عورت بڑھی، اُس نے ایک مجرم کی ڈاڑھی پہچانتے ہوئے اور اس کے لب و لہجہ کو شناخت کرتے ہوئے یہ فریاد کی کہ اس نے میرے شوہر کو اُس کے خزانے سمیت غائب کر دیا۔ اس کے ساتھ چار چھ افراد اور تھے۔ تیسرے فریادی نے کہا کہ انہوں نے میرے سامنے عجیب معاملہ کیا۔ یہ دو چار دن تک کلمہ طیبہ دیواروں پر لکھتے رہے، اپنے بزرگ مرشدِ کاذب کے اسلام اور نبی پاکؐ کے متعلق اچھے اچھے **کلمات** کے کتبے تقسیم کرتے رہے، کلمہ کے بیج بھی بچوں میں بانٹتے۔ دو تین روز شغل رہا۔ ہم نے سمجھا کہ بڑے نیک لوگوں کی ٹولی آئی ہے۔ چنانچہ ان بابرکت حضرات کے ہم پاؤں چھونے اور ان سے دَم کراتے، وہ غریبوں کو پیسے بھی دیتے۔ دو چار دن بعد ایک دن ایسا ہوا کہ میرا خزانۂ ایمان جو بڑا محفوظ رکھا ہوا تھا، یہ رات کے اندھیرے میں ٹٹولتے ٹٹولتے مجھ تک پہنچے اور میرے سینے میں مدفون دولت کو لُوٹنے کے لیے مجھے اغوا کر کے لے گئے۔ اور ایک اُجاڑ بیابان میں لے جا کر کہا کہ اپنی دولتِ ایمان سینے سے نکال کر ہمیں دے دو۔ طاغوتی سُپر پاورز اس جوہر کو ہیروئن سے زیادہ بھاری قیمت پر خریدتی ہیں۔ میں نے پُوچھا کہ میں ایمان کو اپنے اندر سے کیسے نکالوں۔ اُنھوں نے کہا کہ بس اتنا مان لو کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ خدا کے آخری نبی نہیں تھے، بلکہ آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، وہی یسوع مسیح ہیں، وہی مہدی ہیں، وہی کرشن ہیں، وہی حسین ہیں، وہی گوتم بدھ ہیں، وہ مریم ہیں۔ بس جونہی تم اس عظیم سچائی کا اعلان کرو گے، تمہارا ایمان باہر آ جائے گا۔ آخر وہ کوئی چھپا کے رکھنے کی چیز تو نہیں ہے۔ اُس کی خالی جگہ کو ہم مرزا صاحب کی

محبت سے بھر دیں گے۔ یہ ساری بات سن کر مجھے خیال آیا کہ میرا ایمان جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا چلا آرہا ہے اور اس کی آبیاری قرآن، حدیث، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے ہو رہی ہے، میں آخر کوئی بیوقوف ہوں کہ صدیوں کی اس دینی اور ملّی امانت کو چند مذہبی وارداتیوں کے ہاتھ لٹا دوں جو اسے کسی طاغوتی طاقت کے اشاروں پر ہزاروں افراد سے چھینتے پھر رہے ہیں۔ اتنے میں لوگ جمع ہو گئے۔ لوگوں کی بحث تمحیص کے درمیان ایک ایک کر کے وہ کھسک گئے۔ اس کے بعد منادی ہوئی اور بڑا جلسہ مسجد میں ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ مذہب کا سوانگ بنا کر کارِ دیگر کرنے والے اب اگر دیواروں پر کلمہ لکھتے یا اس کے بیج تقسیم کرتے، یا لوگوں کو پمفلٹ دیتے، یا روپے سے مدد کرتے اور مرزا غلام احمد کی تحریروں میں سے بہترین سطریں چھانٹ چھانٹ کر ان کے کتبے اور پوسٹر تیار کر کے بطور تبرک پیش کرتے دیکھے جائیں تو ایمان کے خزانے لوٹنے اور آدمیوں کو اغوا کرنے والے ان کج مزاج لوگوں کو یہ ساری حرکتیں نہ کرنے دی جائیں۔

چنانچہ یہ سلسلہ ایک دفعہ تو رُک گیا۔

مگر جب لوگ کچھ بھول بھال گئے تو وارداتیں پھر شروع ہو گئیں اور قادیانی مذہب کے ان شکاریوں نے شور مچانا شروع کیا کہ دیکھو جی، یہ کیسے مسلمان ہیں، جو ہم کو کلمہ بھی دیواروں اور بیجوں پر لکھنے نہیں دیتے۔ یہ ہمیں مسجدیں نہیں بنانے دیتے، یہ ہمیں مسلمان نہیں مانتے۔

اِس سلسلۂ تصوّر سے آپ سمجھ سکیں گے کہ پیچیدگی کیا ہے۔ اگر ایک فوج کے واچ ورڈ اور پاس ورڈ کو باہر کا کوئی آدمی استعمال کرے اور پکڑا جائے تو سزا پائے گا۔ ایک ٹکسال کے ٹھپوں کو چُرا کر سکے بنانا جرم ہے یا فوٹو کے جدید ترین ہنر اور طباعت کے اعلیٰ فن کے ذریعے نوٹ چھاپے جا سکتے ہیں۔ وہ نوٹ بھی حکومتِ پاکستان کے نام سے ہوں گے۔ ان کو جعلی شمار کیا جائے گا۔

اسی طرح ایمانوں میں نقب لگانے والے لوگوں کی طرف سے اگر کلمہ یا دوسری

علامات و اصطلاحاتِ اسلام کا استعمال کیا جائے تو وہ استعمال جعلی ہوگا۔ اس پر جزا کی جگہ سزا ملے گی۔

اِس حقیقت کو سمجھنے کے لیے صرف ایک آیت کافی ہوگی۔

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۚ (سورہ المنافقون - آیت ۱)

اِس آیت میں ایسی بلیغ بات کہی گئی ہے اور ایسے طریقے سے کہی گئی ہے کہ مثال نہ ملے گی۔ یعنی کہنے والے بات تو سچی کہہ رہے، مگر ہیں وہ جھوٹے۔

ترجمہ: (اے نبیؐ) جب یہ منافق تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں"۔ ہاں اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔

اِس آیت کی روشنی میں مسجد ضرار کا قصہ بھی قرآن ہی میں بغور پڑھیے۔ مسجد بنائی جاتی ہے، اس میں اذان کا انتظام ہے، نماز ہوتی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جاتا ہے تو وہ اس میں جانے اور کھڑے ہونے سے انکار کردیتے ہیں، کیونکہ وہ عمارت ظاہراً مسجد کی شکل میں بنا کر اس میں عبادت کا انتظام کیا گیا ہے، مگر وحیِ الٰہی بتاتی ہے کہ دراصل وہ ایک اڈہ اور ایک مورچہ ہے اسلام کے خلاف شرانگیزیوں اور فتنہ بازیوں اور بعض مخالفینِ اسلام کی کانا پھوسیوں کا۔

اِن گزارشات کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے وقت کے ایسے فتنوں کو جو صریحاً قرآن و حدیث کے دیئے ہوئے معتقدات اور اصول و مقاصد اور اجتماعی شعائر و اقدار سے ٹکراتے ہوں، کچھ نہ کچھ جاننا چاہیے۔ ورنہ ایمان کو بچایا نہیں جاسکتا۔ آپ اگر مغرب پرستی کو، لادینیت کو، جدید معاشرت و ثقافت کو، قادیانیوں کی اسلام میں نقب زنی کو (جس پر ہر خیال کے علما نے کتابیں لکھیں اور

متفقہ فیصلہ تکفیر دیا اور اس کے مطابق حکومت نے قانوناً بھی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا)۔ یا فتنۂ انکارِ سنت اور مخالفتِ احادیث کو، یا جدیدیوں کے نظریۂ اجتہاد کے تحت نصوص میں تغیر و تبدل کرنے کو، سرمایہ داری اور اشتراکیت اور لادینی اشتراکیت کو ضروری حد تک نہ سمجھتے ہوں تو دین و ایمان کی سلامتی مشکل ہے۔ آپ کسی جنگل سے روز گذرتے ہیں تو پہلے سے اندازہ کر کے چلتے ہیں کہ اس جنگل میں شیر، چیتے، اژدہا، ریچھ وغیرہ بلائیں سامنے آسکتی ہیں، لہٰذا ضروری معلومات اور آلات کے ساتھ آپ سفر کرتے ہیں۔ آنکھیں بند کر کے تو عام دُنیوی زندگی میں بھی نہیں چلا جا سکتا، کجا کہ دینی زندگی جس کے خزانے کو لُوٹنے کے لیے طرح طرح کے رہزن ہر چار طرف پھرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ بیدار دل، متحرک دماغ اور کھلی آنکھوں کے ساتھ زندگی اور خصوصاً دینی زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ دینی زندگی تو غیر معمولی فراستِ مومن چاہتی ہے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کے شیطانوں کے ریوڑ کے ریوڑ مختلف شکلوں اور وردیوں اور رسندوں کے ساتھ چاروں طرف موجود ہیں۔

براہ کرم قادیانیت پر چند ضروری کتابیں لازماً پڑھیے۔ مثلاً قاضی محمد حفیظ اللہ (ڈی سی ایس ریٹائرڈ) کا چھوٹا سا ایک پمفلٹ ہے: "احمدی حضرات سے سات سوال"۔ پھر الیاس برنی مرحوم کی مشہور کتاب ہے "قادیانی مذہب"، پھر مولانا مودودیؒ کا مشہور پمفلٹ ہے "قادیانی مسئلہ" (جس کے لکھنے پر پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی)۔ علاوہ ازیں قادیانی مسئلہ (کلاں) جس میں عدالتِ اضطرابات پنجاب میں پیش کردہ مولانا کے تین مفصل بیان اور کتاب و سنت کی تعلیمات شامل ہیں۔ مکتبہ چٹان سے ملے گی "مرزائیل"۔ اور تفصیل میں جائیں تو کوئی حد نہیں ہے۔

قادیانی اصلی باتیں چھپا کر خاص خاص عبارتیں نکال کر اپنی تبلیغی مہم چلا رہے ہیں۔ آپ ان کی اصلی باتوں کو جاننے کی کوشش کریں، توہینِ انبیاء، پھر (باقی برصفحہ ۸۴)